

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریر و تجاویز

علماء کنونشن

منعقدہ

۹، ۸ شوال المکرم ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۱، ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء



حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی

صدر مجاہدین احرار پاکستان



زیر صدارت

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق بالقابہ

بشکریہ

وزارت مذہبی امور و اقلیتی امور، حکومت پاکستان

اسلام آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



☆ گلستانِ بریں جامعہ اہلبیت
سرگودھا



ادارہ مرکزی جمعیت دانشانہ حنیف
پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده . اما بعد
انسان اشرف المخلوق ہے۔ جس نے تمام کائنات ارضی و سماوی پر فضیلت
کا دعویٰ کیا۔ لیکن اس کا کوئی فرد انقلابِ عمر و دوزوال اور رفعت و پستی سے
بامون نہ رہ سکا۔

کبھی یہ ظلم و جہولِ عزم و ہمت لیکر اوج سعادت کی طرف اٹھتا ہے تو
طاثرانِ قدس بھی اس کی پرواز سے نیچے ہی دھرے رہ جاتے ہیں اور کبھی یہی پاکباز
انسان پستی اور ذناعت کے سبب فقر و فاقہ میں گرتا ہے تو عالم کی ہر ذلیل سے
ذلیل چیز اس سے اچھی اور بڑتر معلوم ہونے لگتی ہے۔

لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم ثم رددناه اسفل سافلين
ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔ پھر ہم اس کو
پستی و الٹوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں۔

زمانہ کی روشن مثالی جب اپنا چہرہ بے نقاب کرتی ہے تو سگ اصحابِ کھف
عزت و شرف میں بنی آدم کے دوش بدوش نظر آنے لگتا ہے۔

اور زمانہ ہی کی تصویر جب اپنا تاریک اور بد نما پہلو سامنے کرتی ہے تو ایک
جلیل القدر اور الوالعزم پیغمبر (نوح) کا بیٹا اہل نار کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے
اور خاندانِ نبوت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

یہی دستور بالخصوص وارثانِ انبیاء (علماء) کے بارے میں روزِ اول سے جاری و ساری ہے۔ اگر کسی وقت یہ فاقہ مست گروہ شاہوں کے گریبانوں سے کھیتا رہا اور بہنِ جنیل و مجددِ اہلِ ثانی کا کردار اپنا کہ منبر و محراب کا صحیح جانشین ثابت ہوتا رہا۔ تو دوسری طرف ابوالفضل اور فیضی بہن کو وراثت نبوی کو آلودہ کرتا رہا اور منبر و محراب کی فرضی مخلوق ثابت ہوتا رہا۔

بہر حال اس اُمتِ سرحرم کی تقدیر ان بوریہ سینوں کے کردار سے وابستہ رہی۔ اور ان کے کردار کی رفعت و سستی قوموں کے مقدر کا ستارہ بنی رہی۔
 زیرِ نظر اوراق پریشانِ استاذِ محترم مولانا منظور احمد حنیوی کی اس تاریخی تقریر و تجاویز کی صدائے بانگِ گشتِ بین جو علماء کنونین کے نام سے ۲۱-۲۲ اگست ۱۹۸۰ء کو صدرِ پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔
 اگرچہ اس کے بعض اہم کلمات کو وزارت مذہبی امور نے شاہی آداب کے خلاف سمجھتے ہوئے حذف کر دیا تاہم بقیہ تمام فقرے میں دامنِ نفل کی گئی ہے آخر میں ان مطالبات کی مکمل فہرست بھی دی جا رہی ہے جو تحریری دستاویز کی صورت میں صدرِ محترم کو اُس وقت پیش کی گئی تھی اور جن میں سے بعض کا ذکر تقریر میں موجود ہے۔

۱۔ الحمد للہ ان مطالبات میں سے چند پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ پاسپورٹ پر مذہب کا اندراج۔
 ۲۔ امیر المؤمنین اہبات المؤمنین خلیفہ اور صحابہ مسیح موعود جیسی مقدس شرعی اصطلاحات کے استعمال سے قادیانیت کو قانوناً روک دیا گیا ہے۔ ہم ان اقدامات پر صدرِ محترم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک و ملت کے مفاد کی خاطر دوسرے تمام مطالبات و تجاویز کو بھی فوری طور پر عملی جامہ پہنا کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ ہا ہوتے ہوئے مزید شکریہ کا موقع عطا فرمائیں اور اُمتِ مسلمہ

و فرمایاں ختم نبوت سے بھی پُر زور التماس کرتے ہیں کہ بقیہ مطالبات کو ملک گیر بن کر اپنی دینی وطنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

آخر میں ہم مولانا موصوف کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے جس حق کوئی اویسیالی کے ساتھ فرنگی سامراج کی ذریت کے تار و پود و شاہی ایوان میں بکھیرا۔ اس نے نہ صرف اسلام ہی کی یاد تازہ کر دی بلکہ افضل جہاد کا فریضہ بھی ادا کر دیا۔ دنیا میں جب تک حق گوئی اور بیباکی نام کی چیز باقی رہے گی۔ حق گوئی کے اس عظیم کردار کو سلام کرتی رہے گی۔

صدر محترم جناب ضیاء الحق نے اپنی اختتامی تقریر میں یقین دہانی کرائی کہ
 ”میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ احمدی جماعت کے
 نظریہ پر کڑی نگاہ رکھی جائے گی اور خلاف اسلام مواد چھپنے کی ہرگز
 اجازت نہیں دی جائے گی۔“

ہم امید کرتے ہیں کہ صدر محترم اپنے اس اہم اعلان کا احترام کرتے ہوئے عملی تدابیر اختیار فرما کر قوم کو مطمئن فرمادیں گے۔
 خدایا ان کلمات کو شرف قبولیت عطا فرما۔

ایں دعا ازمن و اند جملہ جہاں آمین باد

محمد رفیق عفی اللہ عنہ

انچارج شعبہ تالیف و تصنیف و نشر و اشاعت

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد

چنیوٹ۔ پاکستان



فَاتِحِ رَبْوَةِ مَوْلَانَا مَنْظُورِ احْتِشَامِ مَدِينَةِ مَدِينَةِ





الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

صدر محترم و حاضرین گرامی!

یہ پہلا موقع ہے کہ صدر محترم نے بالمشافہ اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا ہمیں موقع دیا۔ میں اس بات پر انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک صحیح قدم اٹھایا ہے صبح سے اس وقت تک علمائے کرام نے نہایت ہی مفید تجاویز اور مثبت تنقید بڑے اچھے انداز میں پیش کی ہے۔ ضروری ہے کہ ان تجاویز کو عمل میں لایا جائے۔ جو باتیں پہلے ہو چکی ہیں ان کا دہرانا تحصیل حاصل ہے۔ جو اور محترم مولانا تقی عثمانی صاحب بزرگ محترم مفتی سیاح الدین کاکاخیل، علامہ محمود احمد رضوی، پیر کرم شاہ صاحب اور بعض دیگر حضرات نے جو تجاویز پیش کی ہیں ان کی بھرپور تائید کرتے ہوئے ایک دو باتیں جناب صدر کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا سرکاری مذہب اس آئین میں طے کر لیا گیا ہے کہ اسلام ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ اسلام کی حفاظت کے لیے وہ تمام اقدامات کرے جو ایک سرکاری مذہب کی حفاظت کیلئے ضروری ہیں۔

جہاں پر اسلامی نظام کی کوششیں ہو رہی ہیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں جو اسلام پر حملہ آور ہیں ان کا محاسبہ کیا جائے۔ ان کی نگرانی کی جائے۔ مملکت خدا و اوپاکستان کی سرحدوں کی جس طرح حفاظت ہمارا فریضہ ہے اس کی ایک ایک انچ مقدس ہے اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے ہمارے ملک کے بجٹ کا اکثر حصہ خرچ ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ ملک میں اسلامی نظریات کی سرحدوں کی حفاظت کی جائے۔ اگر ان سرحدوں کی حفاظت نہ

کی جائے اور دشمن اسلام کو منکر اسلام کو ہر غلط اور باطل نظریے والے کو کھلی چھٹی دی جائے کہ وہ جو چاہے اس ملک کے اندر اپنے باطل نظریات پھیلائے۔ اور اس پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ جو مثبت اقدامات اسلامی نظام کے لیے کئے جا رہے ہیں وہ بار آور اور نتیجہ خیز نہیں ہو سکتے۔

اس گاڑی کے دو پیچے ہیں۔ اسر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اگر آپ معروفات کیلئے کوشش کرتے ہیں تو اس کے لیے منکرات کو روکنے کا بھی کام ضروری ہے۔ ایک طرف کی ٹریفک سے کام نہیں چلے گا۔ جہاں اس وقت تک کوششیں ہوئیں جن کی خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اب توقع ہے کہ ان کو دور کیا جائے گا۔ وہ صرف ایک پہلو ہے کہ اسلامی نظام کی کچھ حدود اور کچھ احکام کو جاری کیا گیا ہے۔ دوسری طرف کوئی ننگا نہیں کی گئی۔ یہاں اس ملک کا جب کہ سرکاری مذہب اسلام ہے تو اس اسلام کی حفاظت کیلئے اور غیر اسلامی نظریات پر پابندی کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس ملک میں عیسائی مشنریوں کو کھلی اجازت ہے۔ ۱۹۶۴ء کی آئین ترمیم جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیا گیا۔ اس کے باوجود قادیانی اس ملک کے اندر اپنے کفر اور باطل نظریات کو اسلام کے نام پر پیش کر رہے ہیں اور وہ اپنی کھلی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ایک اسلامی مملکت کے اندر ہر فرقے کو، ہر اقلیت کو اپنے مذہب کی آزادی ہے کہ وہ اپنے دائرے میں رہ کر اپنے مذہبی اعمال کر سکتا ہے لیکن ایک اسلامی مملکت کے اندر کسی غیر مسلم کو اپنے غیر اسلامی نظریات کی اشاعت کی اجازت نہیں۔ اس کو ارتداد کہا جاتا ہے۔

لیکن اس ملک میں دوسرے باطل نظریات والوں کی طرح ان کو بھی اجازت تینے بس ایک تو آپ کو یہ توجہ دلاؤں گا کہ جہاں آپ یہ کوششیں کر رہے ہیں۔ وہاں آپ اسلام جو سرکاری مذہب ہے اس کی حفاظت کیلئے ایسے اقدام کریں کہ کوئی دشمن اسلام

اسلام پر حملہ آور نہ ہو اور اسلام کے خلاف کسی قسم کی تبلیغی سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اسلام کا سب سے اساسی اور بنیادی عقیدہ ختم نبوت ہے۔ ختم نبوت ہمارے دین کی اساس ہے اور روح ہے۔ جس طرح میرے فاضل مقرر نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلعم کے بعد حضرت صدیق اکبر نے اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور ان کی حفاظت کے لیے ایک روشن مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے حالات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسلام کی بنیادوں کی حفاظت کی خاطر اتنی عظیم قربانی دی ہے جو تاریخ کے اندر نہری الفاظ میں موجود ہے۔ آپ مجھ سے بہتر واقف ہیں لیکن یہاں پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد اگرچہ انہوں نے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور ختم نبوت کے اس عقیدے کے تحفظ کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ حضور اکرم صلعم کی نبوت پر اگر آپ کے اس آخری پیغام اسلام پر بدستور حملے ہو رہے ہیں۔ ان حملوں کی حفاظت اور روک تھام کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

اس لیے جہاں ہر اسلامی نظام کیلئے کوشاں ہیں۔ اس کی کامیابی کیلئے نظام مصطفیٰ کے لیے عظیم قربانیاں دی گئیں اور اس کے لیے توقعات ہوئیں، کوششیں ہوئیں لیکن اس سے پہلے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری ہے کہ مقام مصطفیٰ کا تحفظ کیا جائے۔ میں ان نشاندہیوں کی تردید نہیں کرتا جو میرے پیش رو اس میں بیان کر چکے ہیں کہ اسلامی نظام کے نفاذ میں کیا کیا رکاوٹیں ہیں لیکن تکوینی اسباب میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ سرور کائنات کے صدقے ہمیں اسلام کی یہ نعمت ملی ہے۔ اگر ان کے مقام کا تحفظ نہیں ہے۔ ان کی عزت کا تحفظ نہیں ہے تو ہم اس ملک میں اسلام کی برکات سے کبھی بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

سب سے پہلے ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام نبوت کا

تحفظ کیا جائے اور ہر قسم کی جھوٹی نبوت کے دعویدار کے لیے قانوناً اس دعوے کو تعزیری جرم قرار دیا جائے اور اس کی تبلیغ پر قانونی طور پر پابندی لگائی جائے جب تک حضور اکرم صلعم اور دین اسلام کے وہ شعائر جن کی عزت و تکریم ہمارا عقیدہ اور فریضہ ہے ان کا تحفظ نہیں کیا جاتا، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک ہم کما حقہ دین اسلام کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس سلسلہ میں میری چند ایک تجاویز میں تجرم میں صدر محترم کی خدمت میں اختصار کے ساتھ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) علامہ رضوی صاحب کی ایک تجویز تھی کہ انبیاء، صحابہ، اہل بیت کے خلاف ہر قسم کی گستاخی کو خلاف قانون قرار دیا جائے میں اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے اس کے ساتھ چند اضافے کرتا ہوں۔

(۲) مولانا مالک صاحب کی تجویز تھی جس میں حضرت صدیق اکبرؓ کا کردار پیش کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ اسلام کی بنیادوں کی انہوں نے حفاظت کی تھی۔ اسلام کی بنیادوں میں سب سے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کا ہے۔ اس کے تحفظ کے لیے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ مملکت پاکستان میں ہر قسم کے دعویٰ نبوت، دعویٰ مسیح موعود، مہدی موعود اس کی تبلیغ و اشاعت کو خلاف قانون، تعزیری جرم قرار دے کر ان کی شرعی سزا کا اعلان کیا جائے۔

(۳) حد قصاص، حد قذف اور چھدی کی حدیں نافذ ہوتی ہیں تو ان سے پہلے زیادہ ضروری ہے کہ اسلام کی حفاظت کے لیے ہم مرتد کی سزا کا اعلان کریں۔

(۴) اس کے ساتھ ساتھ اسلام کی وہ مقدس اور مختص اصطلاحات القابات اور خطابات جیسے نبی، رسول، مہدی، اہل بیت، خلفاء، اُم المؤمنین اس قسم کے القابات اور ان کے غلط استعمال پر پابندی گا دی جائے۔ یہ تمام مقدس اور مختص القابات میں جو شرعی نقطہ نظر سے مختص شخصیتوں کے سوا کسی پر استعمال نہیں کیے جاسکتے۔

یہ ہمارے ملک میں ہر روز بلا درینغ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اس لیے ان پر پابندی لگائی جائے۔

میں صدرِ محترم سے گستاخی کرتے ہوئے ایک بات کی اجازت چاہوں گا کہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس ملک کے اندر امیر المومنین کون ہے وہ جو ربوہ میں ہے؟ یہ لکھا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین حافظ مرزا ناصر احمد، ایک ملک میں دوسرا امیر المومنین؛ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی۔ قادیانی جو قانونی اور شرعی طور پر کافر ہیں ان کا لیڈر امیر المومنین نہیں کہلا سکتا۔ یہ خلافِ قانون اور خلافِ شرع ہے۔ جعلی امیر المومنین کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں ہوتی؛ قانون کے ضابطے حرکت میں کیوں نہیں آتے۔ اس لیے کہ یہ تمام مقدس اصطلاحات، خلیفہ اول، خلیفہ ثانی اور خلیفہ ثالث۔ یہ لکھا ہے مرزا ناصر کے نام کے ساتھ خلیفہ ثالث۔ پوری دنیائے اسلام کے اندر جب خلیفہ ثالث بغیر نام کے استعمال کیا جائے گا تو اس سے مراد حضرت عثمان غنی ہونگے خلیفہ ثانی سے مراد عمر فاروقؓ ہوں گے۔ خلیفہ اول حکیم نور الدین ہے۔ خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود ہے اور خلیفہ ثالث ان کے نزدیک مرزا ناصر ہے۔ یہ مقدس اصطلاحات ہیں۔ اگر اس ملک میں محمد علی جناح جن کا خطاب قائدِ اعظم ہے کسی اور کو نہیں دیا جاسکتا۔ کوئی قائدِ عوام ہے اور کوئی قائدِ ملت۔ قائدِ اعظم کا خطاب سرکاری طور پر قانوناً جوڑا ہے۔ بڑے سے بڑے لیڈر کو ہم نہیں کہہ سکتے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ اسلامی اور شرعی القابات و

لہ اس موقع پر مولانا نے صدرِ محترم سے یہ سوال کرتے ہوئے کہا کہ کیا ایک ملک میں دو امیر المومنین ہو سکتے ہیں۔ جب صدر صاحب نے جواب نفی میں دیا تو مولانا موصوف نے ربوہ سے شائع شدہ مرزا ناصر خلیفہ ربوہ کے شائع شدہ خطبات پیش کیے۔ جن پر حجتی قلم سے لکھا تھا۔ "حضرت امیر المومنین حافظ مرزا ناصر احمد"

خطابات کا ناجائز استعمال کیوں ہوتا ہے؟ میری تجویز یہ بھی ہے کہ ایسے سب خطابات اور القابات پر پابندی لگائی جائے۔ اُم المؤمنین اور اہبات المؤمنین حضور معلّم کی بیویاں ہو سکتی ہیں۔ آج غلام احمد قادیانی کی بیوی کو اُم المؤمنین لکھا جاتا ہے۔ آج اس کی اولاد کو اہل بیت لکھا جاتا ہے۔ آج اس کے مننے والوں کو صحابہ لکھا جاتا ہے۔ ہر روز ”افضل“ کے اندر یہ القابات استعمال ہوتے ہیں اور یہ اسلام کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔ جب کہ انہیں خلاف اسلام اور غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ وہ اسلام کے نام پر اس کفر کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں لہذا سے اقدامات کیے جائیں جن سے ایسے استعمالات پر پابندی لگائی جائے۔

ساتھ ساتھ میں اس سلسلہ میں اب اور مطالبہ جناب صدر کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں پہلے اخبارات اور رسالے کے ذریعے سے پیش کر چکا ہوں۔ اب تحریری طور پر بھی پیش کر چکا ہوں۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر، ایک غیر مسلم کو حق نہیں کہ وہ اپنے نظریات کے مطابق قرآن کا ترجمہ اور تفسیر کرے اور اس کو پاکستان کے نام سے پاکستان اور بیرونی دنیا میں تقسیم کرے۔ میں افریقہ اور یورپ کے ممالک کا دورہ کر چکا ہوں۔ قادیانیوں نے لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم کے غلط تراجم چھاپ کر تقسیم کیے ہیں جن کی بشمار صحت مشائیں ہیں۔ میں وہ قرآن کا نسخہ ساتھ لایا ہوں۔ صدر محترم کو پیش کرنے کے لیے کہ جناب یہ قرآن کا ترجمہ پاکستان کے نام سے بیرونی دنیا میں تقسیم ہو رہا ہے۔ لوگ باہر پاکستان کو اسلام کا قلعہ سمجھتے ہیں۔ جب وہ پاکستان کا لفظ دیکھتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں جو کچھ ہے وہ ٹھیک ہے حالانکہ اس کے اندر کفر بھرا پڑا ہے۔ جب قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم تسلیم کر لیا گیا تو انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ قرآن کا اپنی منشا کے مطابق ترجمہ اور تفسیر کریں۔ لہذا ان کے تراجم اور تفسیر جمنٹ کیا جائے اور ان پر پابندی لگائی جائے۔ اسی طرح خلاف اسلام لٹریچر کی

نشر و اشاعت پر مکمل پابندی عائد کر کے اسے خلاف قانون قرار دیا جائے۔

میں چند رسائل بھی لایا ہوں صدر صاحب کو پیش کرنے کی خاطر۔ جس میں حضرت سیدنا عیسیٰ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور اہل بیت کی شان میں اس قدر صریح گستاخیاں ہیں جو میں اس ہاؤس میں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا لیکن میں صدر صاحب کی خدمت میں پیش کروں گا۔ یہ تازہ لٹریچر اسی مہفتے میں ریلوے سے آیا ہے۔ میرے پاس اس کی رسیدیں موجود ہیں۔ بعض لٹریچر انہوں نے مفت دیا ہے اور بعض ہم نے خرید لیے۔ یہ لٹریچر چھپ رہا ہے اور اس پر سنسٹپ عائد نہیں ہوتی۔ انبیاء علیہم السلام کی صریح توہین، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس میں شرابی اور غیر محرم کنجریوں کے ساتھ ان کا تعلق اس کے ساتھ ساتھ حضرت مریم علیہا السلام کا ناجائز یوسف نجار سے تعلق، اس سے اس کی اولاد کا پیدا ہونا۔ یہ تمام لٹریچر جس میں کفر بھرا ہے۔ آپ کے ملک سے چھپ کر اس کی ملک کے اندر اور باہر اشاعت ہو رہی ہے اور تقسیم ہو رہی ہے میں نہیں سمجھتا کہ ایک طرف اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے جہاں ہم کوشش کر رہے ہیں دوسری طرف ہم اسلام کے خلاف جو اس قسم کی اسلام دشمن طاقتوں کے سیلاب روکتے نہیں اور اس کے سامنے بند نہیں باندھتے تو ہماری کوششیں کہاں تک کامیاب ہو سکتی ہیں۔ اس لیے میرا ایک مطالبہ یہ ہے کہ ایسے لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔ اسلام کے خلاف جس قسم کا لٹریچر ہے اس کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے۔

اس کے ساتھ میرا مطالبہ یہ ہے کہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسلامیات اور دینیات پڑھانے والے مسلم اساتذہ مقرر کیے جائیں اور کسی قادیانی، کمیونسٹ، ملحد اور غلط نظریات رکھنے والے کو کم از کم اسلامیات اور دینیات پڑھانے کے لیے ٹیچر نہ رکھا جائے۔ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں قادیانی جو غیر مسلم ہیں، کمیونسٹ اور ملحد اسلامیات اور دینیات کے مضامین پڑھاتے ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔

ہمارے موجودہ چئیرمین ڈاکٹر تنزیل الرحمن صاحب نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ ہم شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کر رہے ہیں۔ میں آپ کے اس اعلان کا غیر مقدم کہنے ہوئے اس کے ساتھ محتوڑا سا اضافہ کرتا ہوں۔ یہ مطالبہ ہم ایک عرصے سے کر رہے تھے۔ شناختی کارڈ کے ساتھ ساتھ راشن کارڈ اور سٹیفکیٹ پر جبر سکولوں سے دیئے جاتے ہیں ان کے اندر بھی مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے کیونکہ بات درمیان سے چلتی ہے ان میں مذہب کا خانہ ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارا انٹرنیشنل پاسپورٹ ہے اس کے اندر ہمارے مذہب کا اندراج نہیں ہوتا صرف نیشنلسٹی ہوتی ہے لہذا انٹرنیشنل پاسپورٹ کے اندر مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جانا از حد ضروری ہے۔ اس لیے بھی کہ قادیانیوں کے نام مسلمانوں کی طرح ہیں۔ ان کی بظاہر شکل و صورت مسلمانوں کی طرح ہے لیکن سعودی عرب کے اندر ان کا داخلہ قطعاً ممنوع ہے پاسپورٹ میں اس کی وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے قادیانی دہاں چلے جاتے ہیں۔ یہ سعودی عرب حکومت کے لیے بھی پرالہم ہے اور دوسری عرب حکومتوں کے لیے بھی جہاں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ وہاں جب ہم ان کے سامنے اعتراض کرتے ہیں تو وہ ہم سے کہتے ہیں کہ آپ کے ہاں کوئی امتیاز نہیں ہے مسلم اور غیر مسلم کا۔ آپ کے پاسپورٹ میں صرف قومیت لکھی جاتی ہے نیشنلسٹی۔ میرے علم میں ہے ایک عیسائی لڑکا لاپوسف نام رکھ کر پاسپورٹ بنا کر مدینہ منورہ میں موجود ہے حالانکہ مدینہ اور مکہ یعنی حرمین شریفین میں کوئی غیر مسلم داخل نہیں ہو سکتا۔ ہماری کوتاہی کی وجہ سے غیر مسلم نامہ اٹھاتے ہیں لہذا شناختی کارڈ کے ساتھ ساتھ پاسپورٹ کے اندر مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔

نظام تعلیم کے سلسلے میں بہت عمدہ اور اچھی تجاویز آچکی ہیں۔ نظام تعلیم اور نصاب دونوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بنیادی طور پر قرآن کریم

کی تعلیم ایک ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ ایک ہیں۔ قرآن کریم کے معانی اور اس کے مسائل۔ اس کی سیٹھیں بنا دی جائیں۔ اس کے لیے درجات مقرر کر دیئے جائیں اور اس کی تعلیم کو لازمی کر دیا جائے اور انہیں ملازمتوں کے لیے شرط قرار دیا جائے جو ڈل یا میٹرک ہو اس کے لیے شرط ہو کہ وہ قرآن کریم کا ظہر پڑھا ہو۔ گریجویٹ کے لیے شرط ہو کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا اور جو دوسری سرسوزی ہیں ان کے لیے کچھ اور شرطیں ہونی چاہئیں۔ اس طریقے سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ یہ چند ایک مطالبات تھے جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ بعض مطالبات اور تجاویز ایسی ہیں جو میں صدر محترم کی خدمت میں تحریر ہی پیش کر رہا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ صدر محترم ہمیں کچھ علیحدہ ٹائم بھی دیں گے کیونکہ کچھ ایسی باتیں ہیں جو ہم ان سے علیحدگی میں کرنا چاہتے ہیں۔ یہ باتیں دو تھیں جو میں نے آپ محضرت کے سامنے کی ہیں۔ یہ محقر ڈاٹا اسٹریکچر اس وقت جو فوری طور پر مہیا ہوا ہے۔ وہ ہیں بطور نمونہ لایا ہوں جناب صدر کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

اس تقریر کے اختتام پر مولانا مصروف نے وہ لٹریچر جس کا دستور بالاس میں ذکر ہے۔ صدر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا اور تقریر شدہ دن مطالبات بھی پیش کئے۔ جن میں سے بعض کی وضاحت تقریر میں کی گئی ہے۔ آئندہ صفحات میں وہ تقریری مطالبات بھی دیئے جا رہے ہیں۔

بخدمت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

صدر و چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹو پاکستان

جناب عالی!

گذارش آگے قبل ازیں میں مندرجہ ذیل گزارشات ۱۷ رمضان المبارک کو ایک خط کے ذریعے آپ تک پہنچا چکا ہوں۔ اس موقع پر ان کا اعادہ مناسب سمجھتا ہوں کیونکہ ان گزارشات پر عمل ہی ملکی سالمیت کا ضامن ہے۔ ۱۹۷۲ء کی پارلیمنٹ نے مزاراٹوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس کو آئین کا مستقل حصہ بنایا مگر بدقسمتی سے اسے ابھی تک کوئی عملی جامہ نہیں پہنایا گیا جس کی بناء پر قادیانیوں نے نہ صرف آئین کے فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا بلکہ دو ٹروں کی فہرست میں بطور غیر مسلم اندراج سے انکار کر کے اس کا عملی ثبوت بھی مزاحم کیا۔ اب ان کی ریشہ دوانیاں سول اور فوج میں بڑھ رہی ہیں جس کے ثبوت میں میں نے ایک محب وطن مخلص پاکستانی فوجی آفیسر کے ایک خط کی فوٹو کاپی ساتھ بھیجی تھی جس کی نزاکت اور سنگین صورت حال اختیار کرنے سے پیشتر تمام عالم اسلام ضروری سمجھتا ہے کہ درج ذیل تجاویز کو بروئے کار لایا جائے تاکہ یہ فتنہ اپنی موت آپ مر جائے۔

تجاویز و مطالبات

- ۱۔ مزاراٹوں کا خلاف اسلام لٹریچر ضبط کیا جائے اور مزید اشاعت پر پابندی لگائی جائے
- ۲۔ مزاراٹوں کو مسجد، نماز، اذان، نبی، رسول، خلیفہ، امیر المؤمنین، اہل بیت المؤمنین صحابہ جیسی اصطلاحات کے استعمال سے قانزنا باز رکھا جائے۔
- ۳۔ شناختی کارڈ، پاسپورٹ، رلاشن کارڈ، اسکول سرٹیفکیٹ میں مذہب کا اندراج کیا جائے۔

۴۔ قرآن کریم کے غلط تراجم جو قادیانیوں نے اپنے کفریہ عقائد اور خلاف اسلام نظریات کے مطابق کئے ہیں اور غیر ممالک میں جو بہت بڑی تعداد میں شائع کر کے پاکستان کے نام پر سادہ اور ناقص مسلمانوں کی گمراہی کا باعث بن رہے ہیں ان پر فوری پابندی اور ان کی مضبوطی کے احکام جاری کئے جائیں۔

۵۔ قادیانیوں کے عالمی ہیڈ کوارٹر ”ریلوے“ کا نام تبدیل کیا جائے کیونکہ انہوں نے قرآن کریم کے پارہ نمبر ۱۸۔ آیت نمبر ۵۰ میں جو خطرناک معنوی تحریف کی ہے اس سے آنے والی مسلمان نسلیں محفوظ ہو جائیں۔

۶۔ سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں میں عربی اسلامیات کی پوسٹوں پر مرزائی اساتذہ کی تقرری نہ کی جائے۔

۷۔ مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے بظرف کیا جائے۔

۸۔ ان کی نیم فوجی تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔

۹۔ پاکستان میں دعویٰ انبوت اور اس کی ہر قسم کی اشاعت کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا جائے۔

۱۰۔ ان کی جماعت کو اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کی بنا پر خلاف قانون قرار دیا جائے

حالیجہا! ان ایمان افروز تجاویز پر جرات ایمانی سے عمل کرائیں۔ انشاء اللہ یہ تجاویز آپ کو اسلامی نظام کے اجراء میں مدد ثابت ہوں گی۔ واللہ المستعان

آپ کا مخلص۔ خادم ختم نبوت (مولانا) منظور احمد چنیوٹی

ناظم اعلیٰ ادارہ۔ مرکز دعوت و ایشاد چنیوٹی

۱۔ الحمد للہ کہ یہ مطالبہ اب منظور ہو چکا ہے، اس کی شہادت اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

پاکستان میں سب سے زیادہ چھپنے والا



شمارہ	رجسٹرڈ ممبر ۲۵۹۹	پر ۲۴ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ یکم جون ۱۹۱۰ء میں ۲۰۳۸ ب	جلد
۳۲۶		فون نمبر : ۳۰۲۰۵۰۳۰۵ قیمت : ایک روپیہ	۲۱

مرزا بشیر الدین محمود کا قرآن پاک
کا ترجمہ

ضبط کر لیا گیا

مذموم مقصد کے تحت دانستہ
غلط ترجمہ شائع کیا گیا ہے

لاہور میں ریپبلیکیشن پبلسٹری پرائیویٹ لمیٹڈ نے مرزا بشیر الدین
محمود کے ترجمہ اور قرآن پبلسٹری پرائیویٹ لمیٹڈ کے شائع کردہ
اور شیخ عبدالواحد سن رائٹرز پبلسٹری پرائیویٹ لمیٹڈ کے
چھاپے ہوئے قرآن کریم مع با محاورہ اردو ترجمہ کے تمام نسخے
فوری طور پر بحترام ضبط کر لیے ہیں۔ یہ کارروائی صرف
وعدہ دہائی دسمبر ۱۹۹۹ء تک عمل میں ہونی چاہیے
کیونکہ مذکورہ ترجمہ غلط اور خود ساختہ تھا۔ قرآن پاک کے
مستند ترجمہ کے بالکل برعکس تھا اور اس کو سوچا سمجھا مذموم
مقصد سامان پاکستان کے مذہبی جذبات کو جھڑکانا تھا۔

مرزا بشیر الدین محمود
کے ترجمہ کی ضبطی
کی اخباری شہادت



مذاہبوں پر ایک اور کاری ضرب

اور امت مسلمہ کی شاندار فتح!

قادیانے عرصہ دراز سے قسطنطنیہ کے ترجمہ و تفاسیر کی آرٹس اپنے کفریہ عقائد اور باطل نظریات کا اندرون و بیرون ملک پرچار کر رہے تھے اور امت مسلمہ کو قرآن مجید کے تراجم کے ذریعہ اسلام اور پاکستان کے نام سے گمراہ کر رہے تھے۔ بیرون ملک یورپ اور افریقہ میں بطور خاص سادہ لوح مسلمان اس خطرناک تحریفی کمزوری سے زیادہ متاثر ہوئے، کیونکہ قادیانیوں نے ایسے تراجم لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کئے۔ فاتح ربوہ سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنے بیرون ملک دوروں میں مسلمانوں کی اس حالت زار کا شدت سے احساس کیا اور ملک بھر میں تقریر و تحریروں کے ذریعہ نہ صرف قوم کو ہسی احساس دلایا، بلکہ ۲۱، ۲۲ اگست کو علامہ کنونشن اسلام آباد میں مؤثر انداز میں صدر مملکت سے پرزور مطالبہ بھی کیا، بالآخر ۱۹ اپریل ۱۹۸۱ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے ساتھ براہ راست ملاقات کے دوران ان تحریف شدہ انگریزی تراجم کو قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کے مکمل سیٹ پیش کئے جن پر باقاعدہ نشان دہی اور غلط و صحیح تراجم کا تقابل کر دیا گیا تھا۔ اور امت مرحومہ کی اس حالت زار پر رحم کرنے کی پرزور درخواست کی۔ صدر محترم نے وعدہ کیا کہ عنقریب اسکے متعلق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

الحمد للہ حکومت نے یکم جون ۱۹۸۱ء کو مرزا بشیر الدین محمود کے مترجم قرآن پاک کی باقاعدہ ضبطی کا اعلان کر کے امت ہزانیہ پر ایک کاری ضرب لگا کر امت مسلمہ کو ان کے خطرناک و جعلی فریب سے بچالیا۔ ہم اس جرات مندانہ اقدام پر جنرل محمد ضیاء الحق کا تہ دل سے شکر یہ ادا کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ظفر اللہ، مولوی شیر علی، ملک غلام فرید اور مولوی محمد علی امیر لاہوی جماعت وغیرہ کے بقیہ اردو تراجم و تفاسیر کو جو اس قسم کے کفریات اور اشغال انگیز مواد سے بھرے پٹے ہیں فی الفور ضبط کیا جائے۔ نیز حکومت پنجاب کے اس جرات مندانہ اقدام کی باقی صوبائی حکومتیں فروری طور پر تقلید کریں تاکہ پورے ملک میں اس فتنہ کا سدباب ہو سکے۔